صحافی ہونے کے علاوہ لکھنؤ کی قدیم تہذیب و شرافت کا نمونہ بھی تھے۔ موصوف نے نثر اور نظم دونوں میں بہت کچھ لکھا لیکن وہ سب یکجا نہیں تھا اس لئے جناب جگر بریلوی نے اس کتاب میں حتی المقدور اس کو جمع کر کے دوستی کا حق ادا کیا ہے۔ اس مجموعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ جناب نظر کو غزل اور نظم دونوں پر بڑی قدرت تھی اور وہ صاحب فن ہونے کے علاوہ زبان اور اسلوب بیان کے بھی نکتہ شناس تھے۔ حصۂ نثر میں ان کے تنقیدی مقالات جو مولانا شبلی کے موازنہ "انیس و دبیر، گلزار نسیم" اور "میر انیس" پر ہیں وہ ان کے عمیق تنقیدی شعور اور وسیع مطالعۂ ادب کی دلیل ہیں۔ شروع کے سو صفحات میں لائق مرتب نے نظر کے سوانح حیات، لکھنؤ کی اس زمانہ میں تہذیب اور نظر کی شاعری اور ان کی انشا پردازی پر جو گفتگو کی ہے وہ معلومات افزا بھی ہے اور بصیرت افروز بھی۔ اس لئے اردو زبان کے طلبا کے لئے خاصہ کی چیز ہے۔

(۱) **اسلام اور اس کا آئین حکومت** صفحات ۱۲۴	از غلام محمد صاحب، تقطیع خورد
(۲) **اسلام اور اشتراکیت** صفحات ۸۸	قیمت 2/50 و 1/50 علی الترتیب پتہ: ۲۳۔ مسیح گڑھ۔ ڈاک خانہ جامعہ نگر نئی دہلی ۔ ۲۵

یہ دونوں رسالے جن کا موضوع ان کے نام سے ظاہر ہے اگرچہ بقامت کہتر ہیں مگر بقیمت بہتر بھی ہیں۔ مصنف نے اپنی بحث کا دارومدار زیادہ تر قرآن مجید پر ہی رکھا ہے اور جو کچھ لکھا ہے شستہ اور شگفتہ زبان میں منطقی استدلال کے ساتھ لکھا ہے۔ البتہ کہیں کہیں بے اعتدالی ہوگئی ہے مثلاً پہلی کتاب کے ص ۹ پر صوفیا اور علما کے متعلق عمومی طور پر یہ کہنا غلط ہے کہ ان حضرات کے نزدیک شریعت اسلام اور امور سلطنت ان دونوں کا آپس میں کوئی تعلق نہیں تھا۔ بہرحال دونوں کتابیں دلچسپ اور مفید ہیں۔ ان کا مطالعہ کرنا چاہیے۔